نے کے "میرے خامہ نے" بہت آسانی سے کہا جاسکتا تھا۔ یہ چند اشارات صرف اس لئے کئے گئے ہیں کہ آئندہ اڈیشن کے لئے فاضل مترجم نے ترجمہ پر نظر ثانی اطمینان اور یکسوئی سے کی تو امید ہے کہ یہ پھولوں کا دستہ اس طرح کے چند کانٹوں سے بالکل پاک وصاف ہوجائے گا۔ ترجمہ کے شروع میں اقبالیات اور فلسفہ کے مشہور فاضل ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب کا ایک طویل مقدمہ ہے جس میں موصوف نے کلام اقبال کے مختلف پہلوؤں اور خصوصاً فلسفۂ خودی کی اصل حقیقت وعظمت پر بڑی فاضلانہ اور بصیرانہ گفتگو کی ہے اس حیثیت سے یہ مقدمہ خود ایک مستقل افادیت کا حامل ہے۔ امید ہے کہ ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے محظوظ وشادکام ہوں گے اور فاضل مترجم ومقدمہ نگار اور ناشر جنہوں نے بڑے اہتمام سے اس کو شائع کیا ہے ان کی محنت وسعی کی داد دیں گے۔

رسالۂ نور المعرفت تصنیف ولی شاعر ہندی مرتبہ ڈاکٹر سید ظہیر الدین مدنی ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی تقطیع متوسط کتابت وطباعت بہتر ضخامت ۳۲ صفحات قیمت عمر پتہ:۔ انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹیٹیوٹ بمبئی

ہندوستان کی اسلامی تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ سلاطین گجرات نے اپنے پونے دوسو سال کے دور فرمانروائی میں اسلامی علوم وفنون کی جوگراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ دلی سلطنت اپنے چھ سو سال کے دور میں بھی نہیں کرسکی اسی کا نتیجہ تھا کہ صرف ایک احمد آباد میں عربی کے مدارس اور خانقاہیں اس کثرت سے تھیں کہ ایک شاعر کہتا ہے

مدارس درو بے حد و خانقاہ — برائے مسافر کہ آید ز راہ

انھیں مدارس میں ایک مدرسہ مدرسہ ہدایت بخش کے نام سے تھا جس میں گجرات کے مشہور فاضل اور بزرگ مولانا شیخ نورالدین اور آپ کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے شیخ محمد صالح عرف پیر بابا درس دیتے تھے اردو کے دور اول کے مشہور شاعر ولی کو جو پہلے دکھنی کہلاتے تھے مگر اب گجراتی لکھے جانے لگے ہیں) چونکہ مولانا شیخ نورالدین سے بڑی عقیدت تھی اس لئے